Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Construction of the Quranic Worldview through Semantic Analysis of Quranic Key Terms: An Analytical Study of Toshihiko Izutsu's Semantic Theory

قرآنی اصطلاحات کے معنویاتی تجزیہ کے ذریعے قرآنی ورلڈ ویو کی تشکیل: توشی ہیکو ایزوتسو کے نظریہ علم المعانی کا تجزیاتی مطالعہ

Authors Details

1. Sumera *(Corresponding Author)*
PhD Scholar (Qur'an and Tafseer), Allama Iqbal Open University (AIOU), Islamabad, Pakistan. sumera1403@gmail.com

2. Dr. Sanaullah Hussain
Associate Professor & Chairman, Department of Qur'an and Tafseer, Allama Iqbal Open University (AIOU), Islamabad, Pakistan.

Citation

Sumera, and Dr. Sanaullah Hussain. "The Construction of the Quranic Worldview through Semantic Analysis of Quranic Key Terms: An Analytical Study of Toshihiko Izutsu's Semantic Theory."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 430−446.

Submission Timeline

Received: Dec 26, 2024
Revised: Jan 12, 2025
Accepted: Jan 26, 2025
Published Online: Feb 09, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

The Construction of the Quranic Worldview through Semantic Analysis of Quranic Key Terms: An Analytical Study of Toshihiko Izutsu's Semantic Theory

قرآنی اصطلاحات کے معنویاتی تجزیہ کے ذریعے قرآنی ورلڈویو کی تشکیل: توشی ہیکو ایزوتسو کے نظریہ علم المعانی کا تجزیاتی مطالعہ

☆سمیرہ ☆ڈاکٹر ثناء اللہ حسین

Abstract

The concept of Weltanschauung, a German synonym for "worldview," refers to the comprehensive perspective through which individuals or societies perceive existence, encompassing ontology, cosmology, epistemology, and human nature. Every worldview is shaped by fundamental principles that are rooted in elements such as religion, culture, language, history, and ethics. Among these, Toshihiko Izutsu (1914–1993), a renowned Japanese Islamic scholar and semanticist, emphasizes that language plays the most vital role in forming the worldview of a people. According to Izutsu, the vocabulary of a language—especially its key terms—mirrors the philosophical and spiritual orientation of its speakers. This research explores Izutsu's semantic theory as applied to the Quran and examines how the semantic field of key Quranic terms reflects and constructs a unique Quranic worldview. Izutsu distinguishes between "key terms" and "focus terms" in the Quran, noting that terms such as Allah serve as semantic nuclei that influence the interpretation of other central concepts such as man, the universe, guidance, and truth. Through the study of these terms, one can gain insight into the Quran's metaphysical and ethical vision. The paper utilizes a descriptive-analytical methodology to study how the semantic transformation of Arabic during the Quranic revelation reveals a profound shift in worldview. The findings affirm that Izutsu's semantic framework offers a valuable lens for understanding the integrated theological, ethical, and cosmological outlook embedded in the Quranic text.

Keywords: Weltanschauung, Quranic Semantics, Toshihiko Izutsu, Key Terms, Focus Terms, Islamic Worldview

تعارفِ موضوع

وشی ہیکو ایزوتسو(Toshihiko Izutsu) (4 مئی 1914ء-7 جنوری 1993ء) قرآن اور علوم اسلامیہ کے عالم اور مستشرق ہیں۔ان کے تخصص کے میدان قرآن، تصوف اور تقابل ادیان ہیں۔لسان و ادب سے ان کی دلچسپی اور مہارت اس قدر تھی کہ بیس سے زیادہ زبانوں مثلاً جاپانی، چینی، فرانسیسی، عربی، فارسی، انگریزی، عبرانی، سنسکرت، یونانی اور لاطینی پر عبور تھا۔ان کی شہرت کی ایک وجہ جاپانی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ ہے۔اس ترجمہ کی خاصیت ہے کہ یہ پہلا ترجمہ ہے جو براہ راست عربی قرآن سے جاپانی زبان میں کیا گیا جبکہ اس سے پہلے کے تراجم چینی، انگریزی اور فرانسیسی زبان میں قرآن کے تراجم سے جاپانی زبان میں کئے گئے تھے۔یہ ترجمہ اپنی لسانی درستگی اور آسان فہم

☆ پی ایچ ڈی اسکالر (قرآن و تفسیر)، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔
☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر و چیئرمین، شعبۂ قرآن و تفسیر، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔

ہونے کی وجہ سے جاپانی مسلمانوں میں بہت مقبول ہے۔[1] ایزوتسو کو مشرقی اور مغربی فلسفہ کے افکار میں ہم آہنگی پیدا کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔[2]

بنیادی سوالات

1. ورلڈویو سے کیا مراد ہے؟
2. ورلڈویو کے اہم عوامل کونسے ہیں؟
3. ورلڈویو کی تشکیل میں زبان کا کیا کردار ہے؟
4. توشی ہیکو ایزوتسو کے نظریہ میں قرآنی اصطلاحات اور الفاظ کا قرآنی ورلڈویو سے کیا تعلق ہے؟

منہج تحقیق

اس تحقیق میں بیانیہ اور تجزیاتی منہج کو اختیار کیا گیا ہے۔ تحقیق کا بنیادی مقصد 'ورلڈ ویو' کا تعارف، قرآنی ورلڈویو اور ایزوتسو کا نظریہ علم المعانی بیان کرنا ہے۔اس کے بعد تجزیہ کیا جائے گا کہ کیا قرآنی ورلڈویو کا مطالعہ صرف قرآنی اصطلاحات کے معنویاتی تجزیہ سے کیا جاسکتا ہے؟

مبحث اول:ورلڈویو(weltanschauung)کا تعارف

توشی ہیکو ایزوتسو نے قرآنی ورلڈ ویو میں قرآن کے الفاظ اور اصطلاحات کو بہت اہمیت دی ہے۔اس نے ورلڈ ویو کے لئے جرمن لفظ " *weltanschauung* " کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

اس کے الفاظ یہ ہیں۔

.....A study of the weltanschauung of Quran through its vocabulary.3

"قرآن کے ذخیرہ الفاظ کے ذریعے قرآن کے ورلڈویو کا مطالعہ"

یہ لفظ دو الفاظ "*welt*" بمعنی "دنیا" اور "*anschauung*" بمعنی نقطہ نظر پر مشتمل ہے۔[4] "*weltanschauung*" کا لفظ پہلی مرتبہ 1790ء میں مشہور فلسفی ایمانوئل کانٹ[5] Immanuel Kant نے اپنی کتاب "Critique of Judgment" میں استعمال کیا۔[6] اس کے بعد فلسفی ہیگل[7] Hegel نے سے شہرت دی۔ 1911ء میں مشہور فلسفی ولہم ڈلتھے[8] *Wilhelm Dilthey* کا مضمون شائع ہوا جس کا عنوان تھا۔

---

[1]Alpina Pamugari ,*Semantic Approach on Toshihiko Izutsu's Translation of Surah Al-Alaq (96:1-19): Comparison of 3 Qur'an in Japanese Translation*, IZUMI, Volume 10 No 2, 2021, p 390

[2] Keio Times,"*Toshihiko Izutsu:The Genius That Bridged East and West*",May 28,2021

[3] Izutsu,Toshihiko,*God and Man in the Quran ,A semantics of the Quranic Weltanschauung,(1st published by* Kei University Press ,1964) Islamic Books Trust,Kualalampur,Malaysia.2008,page08

[4] Naugle, David . Dr. *A History and Theory of the Concept of'Weltanschauung (worldview).* The University of Texas at Arlington , (1998).

[5]Wikipedia, s.v. "Immanuel Kant,"(1724-1804) was a famous German Philosopher ,Physicist and Mathematician . His main domain is epistemology ,metaphysics , ethics and esthetics.He believed that reason is source of easthetics and morality. accessed October 15, 2024, https://www.wikipedia.org.

[6] Alessiato, Elena Paola Carola. " *What is a Worldview? A Historical and Critical analysis*",Danish Institute for International Studies",2022 (DIIS Working Paper 2022: 05)

[7]Georg Wilhem Fredrich Hegel,(1770-1831) was a German Idealist. He is famous for his *Phenomenology of Spirit*.He contends that people can not presume any truth that have not passed the test of Experience. Wikipedia, s.v. "Georg Wilhelm Friedrich Hegel," accessed October 15, 2024, https://www.wikipedia.org.

[8] Wilhem Dilthey (1833 – 1919) was a German historian , psychologist ,sociologist and hermeneutic philosopher.He was considered an empiricist in contrast to the idealism. Dilthey developed a typology of the three basic *Weltanschauungen*, or World-Views. Wikipedia, s.v. "Wilhelm Dilthey," accessed October 15, 2024, https://www.wikipedia.org.

اس [9]۔ "The Types of Weltanschauung and their Development in Metaphysics " مضمون میں ولہم ڈلتھے نے ورلڈ ویو کی تین اقسام کا ذکر کیا ہے۔ پہلی فطرت پسندی یا نیچرلزم Naturalism، فطرت پسندی کے فلسفہ کے حامی ڈیموکریٹس [10]، ہوبز [11] اور ڈیوڈ ہیوم ہیں۔ دوسری قسم مثالیت پسندی یا آئیڈلزم Idealism ہے۔ آئیڈلزم کے قائلین میں افلاطون، ڈیسکارٹیز اور کانٹ نمایاں ہیں۔ تیسری قسم مقصدی مثالیت پسندی یا آبجیکٹو آئیڈیلزم Objective Idealism ہے جس کا پرچار ہیرا قلیطس، سپینوزا اور ہیگل کرتے ہیں۔[12]

انگریزی زبان میں یہ لفظ جرمن زبان سے آیا اور اس سے مراد "ورلڈ ویو" یا مختلف معاشروں کے مخصوص فلسفہ ہائے زندگی، نظریات، سوچ اور فکر کے انداز، مذہبی تصورات اور زبان و بیاں یعنی کہ مکمل کائناتی تناظر سمجھا جاتا ہے۔[13] ورلڈ ویو کو فارسی زبان میں "جهان بيني" اور عربی میں "نظریہ عالمیہ" اور اردو زبان میں "کائناتی تناظر" یا" نظریہ کائنات" کہا جاتا ہے۔

ورلڈ ویو بنیادی طور پر انسان یا انسانی معاشرے کے بنیادی نظریات مثلاً انسان کے تصور کائنات "Cosmology"، تصور انسان "Humanology" اس کے تصور علم " Epistomology"، پر مشتمل ہوتا ہے۔[14] انسان کے ورلڈ ویو کی تشکیل میں ثقافتی پس منظر یا تہذیبی روایات، مذہب، انفرادی و اجتماعی تجربات، انفرادی اور اجتماعی عقائد اور تعلیم جیسے عناصر کار فرما ہوتے ہیں۔ انسان کا کائناتی تناظر اس کے تمام عقائد اور اعمال پر محیط ہوتا ہے۔ یہ اس کے ان بنیادی سوالوں سے متعلق ہوتا ہے کہ انسان کون ہے؟ وہ کہاں سے آیا؟ اس کی منزل کیا ہے؟ کائنات میں اس کا مقام کیا ہے؟ اس کو اپنی منزل تک پہنچنے کے لئے کیا راستہ اختیار کرنا چاہئیے؟[15]

ہر انسان یا معاشرہ اپنا مخصوص کائناتی تناظر رکھتا ہے۔ اس کا سوچنے اور غور و فکر کا انداز دوسروں سے مختلف ہوتا ہے۔ اس کا تصوراتی نظام دوسروں سے جدا ہوتا ہے۔ اس کی تاریخ و ثقافت نرالی ہوتی ہے۔ اس کی زبان، اسکا مذہب، اس کے رسوم و رواج، اس کے گردوپیش کا ماحول یہ سب عوامل اس کے انداز فکر اور تصور کائنات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ تمام عوامل انسان کے انفرادی یا اجتماعی شعور کا حصہ ہوتے ہیں۔ اس شعور یا انداز فکر میں اتنی پختگی ہوتی ہے کہ انسان یا اجتماعیت کا اس کو تبدیل کرنا مشکل لگتا ہے۔

ورلڈ ویو یا کائناتی تناظر کی مختلف تعبیرات کی جاتی ہیں۔ چند ایک پیش کی جاتی ہیں۔

1. ایک تعبیر یہ ہے کہ ورلڈ ویو سے مراد بنیادی اصولوں پر مشتمل ایسا نظام حیات ہے جس سے حقیقت سے متعلقہ تصورات اور خیالات بنتے ہیں۔[16]
   "View of the world and the resulting way of life within it"17
2. یعنی انسان کا کائناتی تناظر اور اس کے نتیجے میں بننے والا طرز حیات ورلڈ ویو کہلاتا ہے۔
   "A vision of God,the Universe,our world,and ourselves rooted and grounded in the embodied human heart as the seat and source of our worship and

[9] Makkreel and Rodi, *Wilhelm Dilthey, Selected Works,* volume 6, 2019.
[10] Democritus (c. 460 – c. 370 BC) was an Ancient Greek pre-Socratic philosopher from Abdera, primarily remembered today for his formulation of an atomic theory of the universe.[2] Democritus wrote extensively on a wide variety of topics. Wikipedia, s.v. "Democritus," accessed October 15, 2023, https://www.wikipedia.org.
[11] Thomas Hobbes (5 April 1588 – 4 December 1679) was a philosopher from England. Hobbes believed that human nature makes people selfish and willing to hurt each other. Everyone should agree to obey the Sovereign, and give him all power of coercion or force of restraint under law. Wikipedia, s.v. "Thomas Hobbes," accessed October 15, 2023, https://www.wikipedia.org.
[12] ibid
[13] Naugle, David , Dr ."Worldview: Definitions,History,and importance of a Concept",Dallas Baptist University ,Dallas,Texas.USA.p 3,4
[14] Jāvid, Aḥmad, "Islām 'Aṣrī Tahẕībī Tanāẓur mēn," interview, Friday Special, November 29, 2020, Karachi, Pakistan
[15] ibid.
[16] Naugle, David , Dr ."Worldview: Definitions,History,and importance of a Concept" p 3
[17] ibid

spirituality ,ideas, and beliefs ,loves and affections,and decisions and actions"18

3. خدا، کائنات، دنیا اور اپنی ذات کے متعلق انسان کا ایسا نظریہ جو اس کے دل میں پختگی سے گڑا اور بسا ہوتا ہے اور جو اس کی عبادت، روحانیت، نظریات، عقائد، محبت، فیصلوں اور اعمال کا ماخذ و محرک بنتا ہے۔

"A view of the universe and theory of the Cosmos"19

4. ورلڈویو دراصل کائناتی تناظر اور نظریہ کونیات ہے۔

"Worldviews are sets of beliefs regarding fundamental aspects of reality, which form the basis of and influence the form of perceptions, thoughts, knowledge, and actions.20"

5. ورلڈویو سے مراد بنیادی حقائق سے متعلقہ عقائد کا ایسا مجموعہ ہے جو نہ صرف خیالات، علم اور اعمال کی بنیاد بنتا ہے بلکہ ان پر اثر انداز بھی ہوتا ہے۔

6. اعتقادی نظام Belief System، کو ورلڈویو کا لازمہ سمجھا جاتا ہے۔ ورلڈویو سے مراد انسان کے اعتقادات کہ اس کے لئے کیا اہم ہے اور کیا غیر اہم، کیا زندگی کے لئے ضروری ہے اور کیا بے معنی، یوں کائناتی تناظر صرف زندگی گزارنے کے لئے ہی ضروری نہیں بلکہ بامعانی زندگی گزارنے کے لئے بھی لازمی ہے۔[21]

7. جامع انداز میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ کائناتی تناظر سے مراد کسی بھی انسان یا معاشرہ کا نظریہ حیات ہے۔ جس میں انسان کی تخلیق یا وجود کا مقصد، اس کا کائنات سے تعلق، کائنات کی تخلیق کا مقصد، علم کی حقیقت، اور انسان کی اخروی حقیقت شامل ہے۔

کسی بھی انسان یا قوم کے کائناتی تناظر میں جو سوال سب سے اہم ہوتے ہیں وہ ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

1. وجود کی حقیقت کیا ہے؟ خدا کون ہے؟ وہ کیسا ہے؟
2. اچھائی اور برائی کیا ہے؟
3. علم کیا ہے؟ علم کا ذریعہ کیا ہے؟ علم کا ماخذ کیا ہے؟ علم کا مقصد کیا ہے؟
4. کائنات کا آغاز، اختتام اور حقیقت کیا ہے؟
5. انسان کون ہے؟ اس کی منزل کیا ہے؟ اس کا آغاز اور انجام کیا ہے؟
6. انسان کو کیسا ہونا چاہئے؟ اس کی اخلاقی اقدار کیا ہیں؟ اس کو کیا کرنا چاہئے؟
7. ادب و فن انسانی ثقافت میں کیا کردار ادا کرتے ہیں؟
8. وقت کی حقیقت کیا ہے؟ کیا تاریخ اور وقت کا کوئی وجود ہے؟ کیا وقت کا کوئی آغاز اور اختتام ہے؟[22]

یہ تمام سوالات انسان کے لئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس کا فکر و فہم، علم و فن، زبان و ادب اور معاشرت و معیشت انہی سوالات کے جوابات کے حصول میں سرگرداں ہوتی ہے۔ انسان کا فلسفہ و سائنس، طبعی اور سماجی علوم انہی سوالات کے حل کے لئے کوشاں ہوتے ہیں۔

مبحث دوم: ورلڈویو کی اقسام

دنیا میں جہاں بینی یا کائناتی تناظر کے بہت سے تصورات پائے جاتے ہیں۔ فلاسفہء یونان سے لیکر عہد جدید تک مختلف نقطہ ہائے نظر سامنے آتے رہے۔ علمی لحاظ سے بڑے بڑے نظریات ورلڈویو کے طور پر مشہور ہیں۔ مثلاً الہامی اور مادی ورلڈویو، عقلیت پسندی اور تجربیت، فطرت پسندی اور مابعد جدیدیت اور مشرقی فلسفے وغیرہ۔ قرآنی اور غیر قرآنی یا الہامی اور غیر الہامی ورلڈویو میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

---

[18]Ibid, p 4
[19] ibid
[20] Abdullah, M., & Nadvi, M. J-*Understanding the Principles of Islamic World-View.* The Dialogue, *VI*(3), . (2011). P 268–289
[21] Rivera,M.E .Koltka, " *The Psychology of Worldviews,in the Riview of General Psychology*",2004,8(1).pp 3-58.p,4
[22] Naugle, David , Dr ."*Worldview: Definitions,History,and importance of a Concept*" p7،8

1. مذہبی یا روحانی ورلڈ ویو (Religious or spiritual WV): اس میں کسی مذہب کے عقائد اور روایات پر مبنی نظریات بنیادی اصولوں کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس میں خالق، دنیا، انسان اور کائنات کے متعلق تصورات کی وضاحت مذہب یا روحانی اصولوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ یہودیت، عیسائیت، اسلام، ہندومت، بدھ مت، سکھ مت، جین مت، کنفیوشزم وغیرہ دنیا کے بڑے مذاہب ہیں۔ الہامی مذاہب کا ورلڈ ویو غیر الہامی مذاہب سے مختلف ہوتا ہے۔[23]

2. عقلیت پسندی یا تجربیت (Rational or Scientific): جہاں بینی کے اس انداز میں عقل یا تجرباتی شواہد کے ذریعے حقیقت کی وضاحت کی جاتی ہے۔ منطق اور سائنس کے اصولوں کی بنیاد پر ہر چیز کو سمجھا جاتا ہے۔ اس نقطہ نظر میں عقل یا تجربہ جس چیز کا ادراک نہ کر سکے اس چیز کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ عقل کی لامحدود بالا دستی اور واحد سرچشمۂ علم ہونے کا تصور پایا جاتا ہے۔ عموماً مذہب کا انکار کیا جاتا ہے لیکن اگر کوئی مذہب کا وجود مان بھی لے تو مذہب کو عقل کے تابع سمجھا جاتا ہے۔

3. وجودیت (Existentialism): اس نقطہ نظر میں ہر فرد کی انسانی آزادی اور خود مختاری سب سے اہم ہے۔ ہر شخص کو اختیار کی آزادی حاصل ہونی چاہئے۔ وہ اپنی خواہش کے تحت جو چاہے کر سکتا ہے۔ وہ کسی نظام کی پابندی کے تابع نہیں ہوتا۔ اس نظریہ میں انسان کی زندگی کے مقصد پر زور دیا جاتا ہے۔ تمام انسان اپنے وجود کے خود رہنما ہیں۔ انسان اصل اور سب سے پہلی حقیقت ہے۔ اس کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے کسی اور پیش رو حقیقت کی ضرورت نہیں۔ وجودی مفکرین اجتماعیت کے مقابلے میں "فرد" کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں طبقات اور گروہ فرد کی آزادی کے دشمن ہیں۔ ہر فرد آزاد ہے اور اپنے ہر عمل میں خود مختار ہے۔[24]

4. سماجی یا ثقافتی (Social or cultural WV): اس نظریہ حیات کے مطابق سماجی رویے، روایات اور اقدار کسی بھی قوم کے نظریہ جہاں بینی کو بنیاد فراہم کرتے ہیں۔[25] معاشروں میں زندگی گزارتے ہوئے کچھ اصولوں کو روایات کا درجہ دیا جاتا ہے جن کی پاسداری لازم ہوتی ہے۔

5. مادی ورلڈ ویو (Materialism): اس ورلڈ ویو کے مطابق کائنات کی ہر چیز مادہ پر مبنی ہے۔ روحانی یا مافوق الفطرت دنیا کا کوئی وجود نہیں۔[26] اس نقطہ نظر میں کائنات کے آغاز یا خالق کا کوئی واضح تصور نہیں۔ یہ اتفاقاً وجود میں آئی۔ کائنات کے آغاز کے متعلق عظیم دھماکہ یا Big Bang Theory کا تصور ہے اور انسان صرف مادی وجود رکھتا ہے۔ اس کا کوئی روحانی وجود نہیں۔ لہذا 'کھاؤ، پیو اور عیش کرو' کا نعرہ اس کا من پسند نعرہ ہے۔ انسان ارتقاء اور ترقی کرتے کرتے موجودہ حالت تک پہنچا ہے۔ الحاد یا لادینی نظریات اسی نقطہ نظر کی پیداوار ہے۔

مبحث سوم: ورلڈ ویو کے اہم عوامل

ہر انسان انفرادی یا اجتماعی سطح پر کسی نہ کسی نظریہ حیات سے وابستہ ہوتا ہے۔ یہ نظریہ اس کی سوچ، فکر اور عمل میں کارفرما نظر آتا ہے۔ وہ جس معاشرے کا حصہ ہوتا ہے یا جس معاشرہ سے وابستگی محسوس کرتا ہے لاشعوری طور پر اسی کے اصول اس میں رچ بس گئے ہوتے ہیں۔ انسان اپنے کسی خاص تفرد کے باوجود وہی عمل کرتا ہے جو اس کے لاشعور کا حصہ ہوتا ہے۔ اس کا کائنات کے متعلق نظریہ، لوگوں سے میل ملاپ کا طریقہ، اخلاقیات، معاملات اور عقائد اسی فکر کی عکاسی کرتے ہیں۔ ورلڈ ویو کی تشکیل میں بہت سے عوامل شامل ہیں جن میں سے اہم بیان کئے جاتے ہیں۔

1. عقائد یا مذہب (Beliefs or Religion): عقائد یا مذہب خالق کے وجود، انسان کے وجود، کائنات میں انسان کی حیثیت، خالق کے ساتھ اس کا تعلق، علم کا ماخذ، اور حتمی سچائی وغیرہ جیسے سوالات میں انسان کی رہنمائی کرتے ہیں۔ جو شخص مذہب کا انکاری یا لادین ہے اس کے عقائد کا بھی کوئی فریم فرک ہے جو اس کی رہنمائی کرتا ہے۔[27]

---

[23] Khwaja, A. J. (1965*). Five Approaches to Philosophy*. www.jamalkhawaja.com

[24] a philosophical theory or approach which emphasizes the existence of the individual person as a free and responsible agent determining their own development through acts of the will. It is associated with contemporaneous philosophers Jean-Paul Sartre, Martin Heidegger, Simone de Beauvoir, Karl Jaspers, Gabriel Marcel, and Paul Tillich. Wikipedia, s.v. "Existentialism," accessed October 15, 2024, https://www.wikipedia.org-

[25] Khwaja, A. J. (1965). *Five Approaches to Philosophy*. www.jamalkhawaja.com

[26] ibid

[27] Kamolova.S.Jumanova.N. *Factors Of Formation of the Scientific Worldview of the Person and their*

2. تاریخ (History): تاریخ، انسان اور اجتماعیت کو بنیاد فراہم کرتی ہے۔ یہ اس کے مذہب، سیاست، معیشت اور معاشرت اور ان میں آنے والی تبدیلیوں اور اتار چڑھاؤ کو محفوظ رکھتی ہے۔ یہ وقت کے آغاز اور اختتام کے بارے میں انسان کے نقطہ نظر کا تعین کرتی ہے۔[28]

3. روایات اور ثقافت (Traditions and Culture): روایات یا ثقافت انسان کے نظریہ جہاں بینی میں اس قدر اہم ہوتے ہیں کہ اس کو چھوڑنا انسان کے لئے زندگی موت کا مسئلہ بن جاتا ہے۔ خاص طور پر قبائلی معاشروں میں روایات پر عمل کرنا تقریباً وجوب کا درجہ رکھتا ہے۔

4. زبان (Language): زبان انسان کے ادراکی نظام کا اہم ترین حصہ ہے۔ زبان تصورات کی تشکیل کرتی ہے۔ زبان کے کچھ الفاظ ناقابل ترجمہ سمجھے جاتے ہیں۔[29] زبان اور اس کا ذخیرہ الفاظ انسان کی ذہنی ترقی کو ظاہر کرتے ہیں، کسی زبان کا ذخیم ذخیرہ الفاظ اس بات کا مظہر ہے کہ اس زبان کے بولنے والوں نے کائناتی حقیقت کے بڑے حصے کو شناخت کر لیا ہے۔[30]

5. اخلاقیات (Ethics): اخلاقی اقدار انسان اور دوسرے انسانوں کے درمیان تعلق کی نوعیت کا تعین کرتی ہیں۔ وہ دوسرے انسانوں سے کیسے پیش آئے گا؟ ان کے ساتھ کیسا رویہ رکھے گا؟ خوشی و غم میں اس کا دوسروں سے کیا رویہ ہو گا؟ وہ انسانیت کی بہتری کے لئے کیا کاوش کرے گا؟ یہ سب انسان اپنی اخلاقی اقدار پر بنا کرتا ہے۔

مبحث چہارم: توشی ہیکو ایزوتسو کا نظریہ علم المعانی

ایزوتسو کے خیال میں زبان کسی بھی نظریہ جہاں بینی کے مطالعہ میں سب سے اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کسی زبان کے الفاظ اور اہم اصطلاحات کے تجزیہ سے اس زبان کے بولنے والوں کا ورلڈ ویو سمجھا جا سکتا ہے۔ کسی قوم کی ثقافت اور روایات کی تاریخ اس زبان کی اصطلاحات میں نمایاں ہوتی ہے۔ زبان ثقافت کی ترجمانی کرتی ہے اور زبان کی کلیدی اصطلاحات کے تجزیہ سے اس کے نظریہ جہاں بینی کو سمجھا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ توشی ہیکو ایزوتسو نے بیان کیا ہے۔

> *"Semantics thus understood is a kind of weltanschauungslehre study of nature and structure of world view of a nation at this or that significant period of its history conducted by the means of a methodological analysis of the major cultural concepts the nation has produced for itself and crystalised into the key- terms of its language."31*
>
> سیمینٹکس دراصل کسی قوم کے ورلڈ ویو کی نوعیت اور بناوٹ کا مطالعہ ہے جس میں اس قوم کے کسی خاص تاریخی دور کے اہم ثقافتی تصورات (جن کو اس قوم نے اپنی زبان کے الفاظ کی صورت میں ٹھوس شکل دی ہوتی ہے) سے متعلقہ کلیدی اصطلاحات کا منہجی تجزیہ کیا جاتا ہے۔

1) توشی ہیکو ایزوتسو نے نظریہ علم المعانی کی بنیاد

توشی ہیکو ایزوتسو نے نظریہ علم المعانی کی بنیاد ماہر لسانیات اور بشریات ایڈورڈ سپیر (Edward Sapir)[32] اور وہارف (Whorf)[33] کے نظریہ لسانیات پر رکھی ہے۔ سپیر اور وہارف کے نظریہ لسانیات کے مطابق ہر زبان کے بولنے والے اپنے ارد گرد موجود حقیقت کا ادراک مختلف

*Interrelation,*Porta Linguarum,ISSN digital Edition:2695-8244,February 20202.(Jizzakh State PedagogicalInstitute,Uzbekstan)

[28] Kamolova, S., and Jumanova, N., "*Factors Influencing a Worldview*," Porta Linguarum, February 2020.

[29] For Example , Greek Word, *Logos*

[30] Izutsu,Toshihiko,*God and Man in the Quran ,A semantics of the Quranic Weltanschauung,(1st published by* Kei University Press ,1964) Islamic Books Trust,Kualalampur,Malaysia.2008,page 08.

[31] Izutsu ,God and Man in the Quran, p 3

[32] Edward Sapir (January 26, 1884 – February 4, 1939) was an American anthropologist-linguist. Among his major contributions to linguistics is his classification of Indigenous languages of the Americas. Wikipedia, s.v. "Edward Sapir," accessed October 15, 2024, https://www.wikipedia.org.

[33]Banjamin Lee Whorf was a philosopher ,linguis and psychologist.Various colloquialisms refer him to linguistic relativism: the Sapir–Whorf hypothesis. Wikipedia, s.v. "Benjamin Lee Whorf," accessed October 15, 2023, https://www.wikipedia.org.

انداز میں کرتے ہیں اور یوں ان کا کائناتی تناظر بھی مختلف ہوتا ہے۔ سیپر اور بنجمن لی وہارف (Benjamin Lee whorf)نے ہندی امریکی زبانوں میں تحقیق اور تجربات سے یہ نظریہ پیش کیا۔اس نظریہ کو نظریہ اضافیت لسانیات Linguistic Relativity (Theory) کہا جاتا ہے۔اس نظریہ کے مطابق انسان کی فکر اور ادراک کی تشکیل زبان کے زیر اثر ہوتی ہے۔زبان اور ثقافت باہم منسلک ہوتی ہیں۔انسان جو زبان بولتا ہے وہی حقیقت کے ادراک میں اس کی بنیاد بنتی ہے۔ہر زبان اپنا مخصوص ذخیرہ الفاظ رکھتی ہے۔اس کا ذخیرہ الفاظ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے اردگرد موجود حقیقت کا کتنا ادراک کر چکے ہیں اور وہ اس وسیع کائنات کے متعلق عمومی طور پر کس تصور کے حامل ہیں۔ سپیر کے خیال میں زبان اور ثقافت کا گہرا تعلق ہے۔زبان خیالات کے اظہار کا آلہ ہی نہیں بلکہ انسان کے نظریہ جہاں بینی کی بنیاد بھی ہے۔ہم جو زبان بولتے ہیں یا جس زبان میں سوچتے ہیں اسی کے مطابق ہمارا ورلڈ ویو ہوتا ہے۔ہر زبان کا اپنا نظام اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اس کے بولنے والوں کا کائناتی تناظر بھی فرق ہوگا۔زبان اور ثقافت کا تعلق اس قدر مضبوط ہے کہ زبان کو ثقافت کے بغیر اور ثقافت کو زبان کے بغیر نہیں سمجھا جا سکتا۔کسی قوم کی ثقافت اس کے لسانی عادات اور نظام کے ساتھ مربوط ہوتی ہے۔[34]

مبحث پنجم: قرآنی ورلڈویو کے مطالعہ میں قرآن کے ذخیرہ الفاظ اور اصطلاحات کا کردار

ایزوتسو کی رائے میں قرآن کے ذخیرہ الفاظ اور اصطلاحات کے مطالعہ سے قرآن کے کائناتی تناظر کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

*.....A study of the weltanschauung of Quran through its vocabulary.*35

پروفیسر ایزوتسو کے خیال میں قرآن کی اصطلاحات کی تفہیم کے لیے قرآن ہی سے رجوع کیا جانا چاہیے۔قرآن مجید نے عربی الفاظ کو نئے مفاہیم عطا کیے۔قرآن مجید کے الفاظ مکہ کے تجارتی معاشرے میں بہت عرصہ سے مستعمل تھے لیکن قران نے ان کو نئے معنی دیے نئے مفہوم اور تصورات عطا کیے لہذا جب سیمنٹکس کا مطالعہ کیا جائے گا تو الفاظ کے مفہوم متعلقہ تصور اور معنی کے لیے خود قرآن ہی سے رجوع کریں گے۔ان الفاظ کے بنیادی معنی کیا تھے اور قرآن نے ان الفاظ کو کس سیاق وسباق میں استعمال کیا۔مثال کے طور پر لفظ 'اللہ' جو اسلام اور اسلامی عقائد میں بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔عربوں کے ادب اور شاعری میں عرصہ سے مستعمل تھا وہ اس لفظ سے ناآشنا نہیں تھے بعض قبائل میں اللہ کو خالق اور مالک ماننے کا عقیدہ بھی موجود تھا لیکن اللہ تک پہنچنے کے لیے بہت سے چھوٹے خداؤں کا تصور بھی ان میں موجود تھا جیسا کہ خود قران میں ذکر ہے۔

وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ[36]

وہ لوگ جنہوں نے اُس کے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں (اور اپنے اِس فعل کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ) ہم تو اُن کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرا دیں،

فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً[37]

پھر کیوں نہ اُن ہستیوں نے اُن کی مدد کی جنہیں اللہ کو چھوڑ کر انہوں نے تقرب الی اللہ کا ذریعہ سمجھتے ہوئے معبود بنا لیا تھا؟

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ[38]

اُس کو چھوڑ کر تم جن کی بندگی کر رہے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ بس چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے رکھ لیے ہیں، اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی

اللہ کا تصور عربوں کے ہاں موجود تھا لیکن پھر بھی ان کے ہاں اللہ کا تصور **ون آف گاڈز One of Gods** کا تھا۔[39] چاہے وہ اللہ کو تمام خداؤں میں سب سے بلند اور برتر اور سپریم مانتے تھے لیکن قرآن میں لفظ 'اللہ' کا مفہوم مختلف ہے۔

---

34 Sapir ,Edward ,' "*Status of Linguistics as a Science*",University of Shicago,5,207 214,doi:10.2307/409588,p 210
35 Izutsu,Toshihiko, *God and Man in the Quran* , ,page08
36 . Al-Zumar, 39:3.
37 . Al-Aḥqāf, 46:27.
38 . Yūsuf, 12:40
39 Izutsu,Toshihiko,*God and Man in the Quran*, p 37-38, 100-102

یہ معنی کا نیا نظام ہے جو قران نے متعارف کروایا یہ نئے مفاہیم اور تصورات ہیں جو قران نے الفاظ کے ساتھ منسلک کیے۔ قران میں جن آیات میں اللہ کا لفظ ہے اور جس مفہوم میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے یہ دراصل بہت سے خداؤں میں سب سے اعلیٰ خدا (**ون آف دی گاڈ One of God**) سے خدائے واحد ولا شریک (**دی اونلی گاڈ The only God**) کا سفر ہے ۔ یوں قرآن نے عربوں میں مستعمل الفاظ ہی استعمال کئے ہیں اور عربی زبان کو ہی ذریعہ ابلاغ بنایا ہے لیکن اس کے باوجود الفاظ کو ان مفاہیم میں استعمال نہیں کیا جو عربوں میں رائج تھے۔ قرآن نے الفاظ کو نئے مفاہیم اور تصورات عطا کیے۔ سیمنٹکس کا بالکل نیا انداز اور نظام ہے اسی چیز کو پروفیسر ایزوتسو نے قرآن مجید کا معنویاتی نظام (Semantics of Quran) کا نام دیا ہے۔لہذا سیمنٹکس آف قرآن سے مراد یہ ہے کہ قرآن میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان کے مفہوم کے تعین کے لیے خود قرآن کو ہی بنیاد بنایا جاسکتا ہے دیکھا جائے گا کہ قرآن نے ان الفاظ کو کس سیاق وسباق میں استعمال کیا ہے اس کو کون سے نئے مفاہیم عطا کیے ہیں۔[40]

قرآن کی کلیدی (Key terms) اور مرکزی اصطلاحات (Focus Terms) قرآن کے نظریہ جہاں بینی کو ظاہر کرتی ہیں۔

1) قرآن مجید کی مرکزی اصطلاحات اور تصور 'خدا'

قرآن مجید کی تمام کلیدی اصطلاحات ایک مرکزی اصطلاح 'اللہ' کے ساتھ منسلک ہیں۔ مثلاً دین، اسلام، انسان ، نبی، رسول، جنت ، دوزخ، دنیا، آخرت، قیامت، غیب، علم وغیرہ وغیرہ قرآن کی کلیدی اصطلاحات ہیں۔ لفظ '**اللہ**' قرآن کی مرکزی اصطلاح (Focus Term) ہے۔ اس کے بعد کلیدی اصطلاحات (Key terms) کا درجہ ہے۔ قرآن مجید میں وجود اور حقیقت کا تصور بہت واضح اور غیر مبہم ہے۔ بلکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید کے مطابق اصل وجود کہلانے کی مستحق ذات صرف خدائے وحدہ لاشریک کی ہے۔

> *"Allah ,according to the Quran, is not only the supreme but also the Only Being worthy to be called 'Being' in the full sense of the word"41*

> اللہ بحیثیت وجود مرکز ہے اور تمام دوسرے وجود خواہ وہ انسانی ہوں یا غیر انسانی اللہ کی مخلوق ہیں۔ صرف اللہ کی ذات ہی بزرگ وبرتر ہے باقی تمام وجود یا ذات اس سے کمتر ہے۔اس کے مقابل یا مثل کوئی ذات نہیں۔

> *"Allah is the highest focus –word in the vocabulary of the Quran ,presiding over all the semantic fields and, consequently entire system."42*

> قرآن مجید کے معنویاتی دائرہ میں لفظ 'کتاب' کو مثال کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ عام عربی زبان میں کتاب سے مراد 'لکھی ہوئی چیز' لیکن قرآن کے معنویاتی دائرہ میں لفظ 'کتاب' سے مراد 'اللہ کی طرف سے نازل کردہ'، اللہ کے رسول پر نازل کردہ، 'اہل کتاب'، 'اللہ کی طرف سے وحی'، یا 'تنزیل'، 'اللہ کے فرشتہ کے ذریعے نازل کردہ' جیسے تمام الفاظ یا اصطلاحات لفظ 'کتاب' سے منسلک ہو جاتے ہیں۔ یہ تمام الفاظ 'کتاب' کے معنویاتی دائرہ میں کلیدی اصطلاحات کا درجہ رکھتی ہیں جبکہ لفظ 'اللہ' مرکزی اصطلاح ہے۔ دلیل کے طور پر چند آیات پیش کی جاتی ہیں۔

> ﴿الٓمٓ ذَٰلِكَ ٱلۡكِتَٰبُ لَا رَيۡبَۛ فِيهِۛ هُدٗى لِّلۡمُتَّقِينَ﴾[43]

> ﴿ٱللَّهُ ٱلَّذِيٓ أَنزَلَ ٱلۡكِتَٰبَ بِٱلۡحَقِّ وَٱلۡمِيزَانَۗ﴾[44]

قرآن مجید میں اللہ کی حیثیت خالق، مالک کل، واحد الہ اور کائنات اور اس کی تمام اشیاء کے فاطر کی ہے۔ دلیل میں قرآن کی آیات موجود ہیں۔

---

[40] Ibid ,p 7،6
[41] ibid , p 76
[42] ibid
[43]. Al-Baqara, 2:1–2.
[44] . Al-Shu'arā', 26:17.

﴿اللّٰهُ لا إِلٰهَ إِلاّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلا نَوْمٌ لَهُ ما فِي السَّماواتِ وَما فِي الأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ ما بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَما خَلْفَهُمْ وَلا يُحيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلاّ بِما شاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّماواتِ وَالأَرْضَ وَلا يَؤُدُهُ حِفْظُهُما وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظيمُ﴾[45]

اللہ، وہ زندہ جاوید ہستی، جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، اُس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے وہ نہ سوتا ہے اور نہ اُسے اونگھ لگتی ہے زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، اُسی کا ہے کون ہے جو اُس کی جناب میں اُس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ اُن سے اوجھل ہے، اس سے بھی وہ واقف ہے اور اُس کی معلومات میں سے کوئی چیز اُن کی گرفت ادراک میں نہیں آسکتی الّا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی اُن کو دینا چاہے اُس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے اور اُن کی نگہبانی اس کے لیے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے بس وہی ایک بزرگ و برتر ذات ہے۔

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾[46]

کہو، وہ اللہ ہے، یکتا اللہ سب سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾[47]

تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اور فرشتوں کو پیغام رساں مقرر کرنے والا ہے، (ایسے فرشتے) جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار بازو ہیں وہ اپنی مخلوق کی ساخت میں جیسا چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

﴿وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ﴾[48]

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے اور اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔

2) قرآن کا تصور 'انسان' اور اللہ اور انسان کا تعلق

قرآنی ورلڈویو میں اللہ اور انسان کی حیثیت کے مطالعہ میں ایزوتسو نے اللہ اور انسان کے باہمی تعلق کا مطالعہ کیا ہے۔ ایزوتسو 'اللہ' کو قرآن کے نظریہ جہاں بینی میں مرکزی اصطلاح کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اللہ اور انسان کے تعلق سے ہی لفظ 'اللہ' کے معنویاتی ڈھانچے کو سمجھا جاسکتا ہے۔ قرآن کا 'تصور خدا' یونانی 'تصور خدا' سے مختلف ہے۔

*"God in the Quranic weltanschauung does not subsist in His glorious self sufficing solitude and stand aloof from mankind as does the God of Greek philosophy, but deeply involves himself in human affairs."*49

قرآن کے نظریہ جہاں بینی میں خدا فلسفہ یونانی کے خدا کی طرح اپنی عظمت و شان کے اظہار میں تنہا اور انسانی معاملات سے بالکل لاتعلق نہیں ہے بلکہ اس کا بنی نوع انسان کے معاملات سے گہرا تعلق ہے۔

پروفیسر ایزوتسو نے اللہ، انسان اور کائنات کے متعلق قرآنی تصور کو واضح کرنے کے لئے اللہ اور انسان کے تعلق کا مطالعہ مندرجہ ذیل جہات سے کیا ہے۔

---

45 Al-Baqara, 2:255.
46 Al-Ikhlāṣ, 112:1–4.
47 . Fāṭir, 35:1
48 Al-Nūr, 24:42.
49 Izutsu, *God and Man in Quran*, p,100

* اللہ اور انسان کا 'خالق و مخلوق' کا تعلق
* اللہ اور انسان کا باہم ابلاغی تعلق
* اللہ اور انسان کا 'مالک و مملوک' کا تعلق
* اللہ اور انسان کا اخلاقی تعلق

لفظ 'اللہ' اور 'انسان' کی معنوی تفہیم اور قرآن کے کائناتی تناظر کی تفہیم کے لئے لازم ہے کہ انسان اور اللہ کے تعلق کی پہچان کی جائے۔ ورلڈ ویو کا ایک اہم سوال یہ ہے کہ انسان کہاں سے آیا؟ اس کے دنیاوی وجود کی حقیقت کیا ہے؟ اس سوال کا جواب قرآن کے مطابق یہ ہے کہ انسان کی تخلیق اللہ نے خود کی۔ اللہ اور انسان کا بنیادی رشتہ خالق و مخلوق کا رشتہ ہے۔ اللہ انسان کا خالق ہے اور انسان اپنی تخلیق میں خالق کا محتاج ہے۔ صرف انسان ہی نہیں بلکہ کائنات کی ہر شے کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ انسان اور کائنات کی تمام اشیاء اپنے وجود کے لئے اس کی محتاج ہیں۔ اس تعلق سے انسان کی اپنے خالق کے ساتھ تعلق کے ساتھ اس کائنات میں اس کی حیثیت بھی واضح ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی بہت سی آیات اللہ کے خالق ہونے کی دلیل ہیں۔

﴿الرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝﴾[50]

وہ رحمان ہی ہے اُسی نے قرآن سکھایا۔ انسان کو پیدا فرمایا۔

﴿ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝﴾[51]

اس نے انسان کو (رحم مادر میں) جونک کی طرح معلّق وجود سے پیدا کیا۔

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝﴾[52]

بیشک یقیناہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا۔

﴿خَلَقَ ٱلۡإِنسَٰنَ مِن صَلۡصَٰلٖ كَٱلۡفَخَّارِ وَخَلَقَ ٱلۡجَآنَّ مِن مَّارِجٖ مِّن نَّارٖ﴾[53]

« اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا »

﴿وَٱللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٖ مِّن مَّآءٖۖ فَمِنۡهُم مَّن يَمۡشِي عَلَىٰ بَطۡنِهِۦ وَمِنۡهُم مَّن يَمۡشِي عَلَىٰ رِجۡلَيۡنِ وَمِنۡهُم مَّن يَمۡشِي عَلَىٰٓ أَرۡبَعٖۚ يَخۡلُقُ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ﴾[54]

« اور خدا ہی نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ تو اس میں بعض ایسے ہیں کہ پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے »

اللہ صرف خالق ہی نہیں بلکہ انسان کی زندگی اور موت کا مالک بھی ہے۔ موت انسان کے لئے ایک نئی منزل کے سفر کا آغاز ہے. اور موت اللہ کی طرف سے مقرر کردہ وقت پر ہر انسان کو آلیتی ہے۔ اس سے مفر ممکن نہیں۔ اللہ ہی خالق بھی ہے اور موت بھی اسی کی طرف سے مقرر کردہ ہے۔

﴿وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ أَن تَمُوتَ إِلَّا بِإِذۡنِ ٱللَّهِ كِتَٰبٗا مُّؤَجَّلٗاۗ ...﴾[55]

اور کسی شخص میں طاقت نہیں کہ خدا کے حکم کے بغیر مر جائے (اس نے موت کا) وقت مقرر کر کے لکھ رکھا ہے.

﴿أَيۡنَمَا تَكُونُواْ يُدۡرِككُّمُ ٱلۡمَوۡتُ وَلَوۡ كُنتُمۡ فِي بُرُوجٖ مُّشَيَّدَةٖۗ ...﴾[56]

---

[50] Al-Raḥmān, 55:3.
[51] Al-‘Alaq, 96:2.
Tīn, 95:4-. Al [52]
[53] Al-Raḥmān, 55:14–15.
[54] Al-Nūr, 24:45.
Āl ‘Imrān, 3:145 [55]

(اے جہاد سے ڈرنے والو) تم کہیں رہو موت تو تمہیں آکر رہے گی خواہ بڑے بڑے محلوں میں رہو۔

﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ ٱلْخُلْدَ أَفَإِيْن مِّتَّ فَهُمُ ٱلْخَٰلِدُونكُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ وَنَبْلُوكُم بِٱلشَّرِّ وَٱلْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ﴾[57]

اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کو بقائے دوام نہیں بخشا۔ بھلا اگر تم مرجاؤ تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔ ہر متنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے۔ اور ہم تو لوگوں کو سختی اور آسودگی میں آزمائش کے طور پر مبتلا کرتے ہیں۔ اور تم ہماری طرف ہی لوٹ کر آؤ گے۔

3) قرآن کا تصور 'کائنات' اور انسان اور کائنات کا تعلق

اللہ نے انسان کے لئے اپنی نشانیاں (آیات) کائنات میں جابجا پھیلائی ہیں جو اپنے وجود اور تخلیق کے ساتھ ساتھ اپنے خالق کے وجود کا بھی مظہر ہیں۔ مظاہر کائنات یعنی آسمان وزمین، ستارے، سیارے، بروج، رات دن، سورج، چاند، انسان کا اپنا وجود، انسان کے لئے زوج کی تخلیق، انسان کی زبان وغیرہ سب کو اللہ نے اپنی آیات قرار دیا ہے۔ اللہ کی یہ نشانیاں انسان کے لئے آزمائش ہیں کہ وہ ان کو دیکھ کر اللہ کی تصدیق کرتا ہے یا تکذیب کرتا ہے۔ قرآن مجید میں انسان کو اللہ کی آیات میں غور وفکر کرنے کی بار بار تلقین کی گئی ہے۔

﴿وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَآبَّةٍ وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَآءُ قَدِيرٌ﴾[58]

« اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور ان جانوروں کا جو اس نے ان میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ جب چاہے ان کے جمع کرلینے پر قادر ہے »

﴿يُخْرِجُ ٱلْحَيَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَيِّ وَيُحْيِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَوَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ أَنْ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ إِذَآ أَنتُم بَشَرٌ تَنتَشِرُونَ﴾[59]

« وہی زندے کو مردے سے نکالتا اور (وہی) مردے کو زندے سے نکالتا ہے اور (وہی) زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اور اسی طرح تم (دوبارہ زمین میں سے) نکالے جاؤ گے اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اُس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اب تم انسان ہوکر جابجا پھیل رہے ہو »

﴿وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا لِّتَسْكُنُوٓا۟ إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾[60]

« اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ اُن کی طرف (مائل ہوکر) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کردی جو لوگ غور کرتے ہیں اُن کے لئے ان باتوں میں (بہت سی) نشانیاں ہیں »

﴿وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَٰنِكُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّلْعَٰلِمِينَوَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ مَنَامُكُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَٱبْتِغَآؤُكُم مِّن فَضْلِهِۦٓ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ يُرِيكُمُ ٱلْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيِۦ بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾[61]

---

[56] Al-Nisā', 4:78
35.–Anbiyā', 21:34-. Al[57]
[58] Al-Shūrā, 42:29.
[59] . Al-Rūm, 30:19–20.
[60] Al-Rūm, 30:21.
[61] Al-Rūm, 30:22–24

«اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا۔ اہلِ دانش کے لیے ان (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔ اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے تمہارا رات اور دن میں سونا اور اُس کے فضل کا تلاش کرنا۔ جو لوگ سنتے ہیں اُن کے لیے ان باتوں میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔ اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ تم کو خوف اور اُمید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے مینھ برساتا ہے۔ پھر زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ (وشاداب) کر دیتا ہے۔ عقل والوں کے لئے ان (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں»

اللہ انسان پر کامل قدرت اور اختیار رکھتا ہے اور اس کائنات کے مظاہر کے ذریعے اس کو آزماتا ہے۔

﴿قُلْ هُوَ ٱلْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ ۗ ٱنظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ ٱلْءَايَٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ﴾[62]

«کہہ دو کہ وہ (اس پر بھی) قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر کی طرف سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں فرقہ فرقہ کر دے اور ایک کو دوسرے (سے لڑا کر آپس) کی لڑائی کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو ہم اپنی آیتوں کو کس کس طرح بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں»

اللہ کی نشانیاں اور علامت کائنات میں موجود ہیں۔ توشی ہیکو ایزوتسو نے قرآن کے نظریہ جہاں بینی کے اس پہلو کا موازنہ جدید مغربی فلاسفر کارل جیسپرز (Carl Jaspers) کے خیالات سے کیا ہے جس نے کائنات میں موجود علامات کا انسان کے ورلڈ ویو سے تعلق ظاہر کیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

> *"According to Jaspers, we live at several different levels, when we leave the level of normal daily commonplace reason ..... we step into the realm of Existenz, we find ourselves into a strange world ,standing in front of God………..things here are symbols through which God talks to us."63*

کارل جیسپرز کے مطابق ہم مختلف سطحوں پر زندگی گزارتے ہیں، جب ہم روزمرہ زندگی میں تعقل کی سطح چھوڑتے ہیں تو ہم 'وجود' کی دنیا میں قدم رکھتے ہیں۔ ایک مختلف دنیا میں ہم خود کو اللہ کے سامنے کھڑا پاتے ہیں۔۔۔۔ اس دنیا میں علامتیں (آیات) ہوتی ہیں جن کے ذریعے خدا ہم سے کلام کرتا ہے۔

ایزوتسو نے کارل جیسپرز کے اس خیال کو نقل کیا ہے کہ کائنات میں پھیلی اللہ کی یہ علامات رمز نگاری (Cryptography) کی طرح ہیں جیسے رمز نگاری میں صفر (Cipher/*Chiffer*) مختلف الفاظ کو ظاہر کرتے ہیں اسی طرح کائنات میں اللہ کی علامات اور آیات مختلف الفاظ اور واقعات کو ظاہر کرتی ہیں۔ یوں سمجھیں کہ یہ کائنات اللہ کی وہ کتاب ہے جو رمز نگاری (Cryptography) کے اسلوب پر لکھی گئی ہے۔[64] کہیں یہ آیات وعلامات انسان کے وعظ ونصیحت کے لئے ہیں اور کہیں عبرت وسبق کے لئے ہیں۔ کہیں شکر وقناعت کے لئے اور کہیں تسخیر وتعمیر کے لئے۔

ایزوتسو کے خیال میں اللہ کی یہ آیات (کائنات) اسکی غیر تحریری کتاب کی طرح ہیں۔ ان کی فہم کے بعد انسان اللہ کی تصدیق کرتا ہے اور اس کو اپنا خالق تسلیم کرتا ہے اور ایمان لا کر اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہے تو جنت کا مستحق ہو گا۔ اگر وہ ان آیات یا علامات کو نہیں مانتا اور تکذیب کرتا ہے، اللہ اور اس کی آیات کا انکار کر کے کفر کا مرتکب ہوتا ہے تو جہنم اس کا مقدر اور ٹھکانہ ہو گی۔

اللہ نے آیت (نشانی) نازل کی۔ اس کے بعد انسان کی عقل و فہم کا امتحان ہے۔ اس کے لئے قرآن میں جو اصطلاحات آئی ہیں ان میں 'عقل'، 'فہم'، 'تفکر'، 'تدبر'، 'تزکرہ'، وغیرہ ہیں جن کے ذریعے وہ اس آیت کا ادراک کرتا ہے۔ وہ اپنے قلب کو استعمال کرتے ہوئے تعین کرتا

62 . Al-An'ām, 6:65.
63 Izutsu, God and Man in the Quran, p 144
64 ibid

ہے کہ یہ نشانی نعمت ہے یا رحمت، تبشیر ہے یا تنذیر۔ یہ نشانی انذار، عقاب، عذاب یا سخط بھی ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد رد عمل کے طور پر یا تو تصدیق کرتا ہے یا تکذیب۔ جب وہ تصدیق کرتا ہے تو اس میں شکر اور تقویٰ کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مومن ہو جاتا ہے۔ جب وہ تکذیب کرتا ہے تو اس میں کفر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے۔[65]

اللہ کی طرف سے آیات سے رہنمائی حاصل کرنے یا جھٹلانے کو ایزوتسو نے اس ڈائیگرام[66] سے واضح کیا ہے۔

4) قرآنی ورلڈ ویو کے مطالعہ میں ایزوتسو کے منہج کا تجزیہ

ایزوتسو نے قرآنی ورلڈ ویو کے مطالعہ میں جو منہج اختیار کیا اس کی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے قرآنی اصطلاحات کے تجزیہ سے قبل از قرآن (جاہلی دور) اور نزول قرآن کے عہد میں ورلڈ ویو کا فرق واضح کیا ہے۔ اللہ، انسان اور کائنات کے متعلق دونوں ادوار کے نظریات میں اختلاف ہے۔ انہوں نے مثالوں سے بیان کیا کہ جاہلی عرب نظریہ جہاں بینی میں اللہ کے خالق ہونے کا تصور موجود تھا لیکن صرف اللہ کو خالق کائنات ماننے کا تصور مبہم تھا۔ اسی لئے قرآن نے اللہ کے خالق کائنات ہونے کے تصور پر بہت سے دلائل پیش کئے اور اسی کو معبود واحد تسلیم کرنے پر زور دیا۔ ایزوتسو نے قبل از اسلام اور نزول قرآن کے دوران اس تبدیلی کو بیان کیا ہے۔

> *"Unlike the Quranic system in which Allah ,the Creator governs the entire weltanschauung, Jahilliyah did not attach great importance to this semantic field,which therefore did not play any decisive role in the Jahili weltanschauung………and this is why Quran tries so hard to bring home to them the very significance of this idea and to awaken them to the grave implication of it ."67*

> قرآنی نظام کے برعکس جس میں اللہ (خالق) نظریہ جہاں بینی کا مرکز ہے، جاہلی معنویاتی نظام میں اس کی ایسی مرکزی اہمیت نہ تھی لہٰذا اس کا جاہلی کائناتی تناظر میں فیصلہ کن کردار نہیں تھا۔۔۔۔ اسی وجہ سے قرآن نے اس نظریہ کی اہمیت اجاگر کرنے اور اس کی معنویت ان کو سمجھانے کی بہت کوشش کی ہے۔

مشہور مسلم فلسفی اور عالم فضل الرحمان (1919ء تا 1988ء) نے ایزوتسو کی مطالعاتی جہت کو سراہتے ہوئے لکھا ہے۔

> *Dr. Izutsu's description of the historical evolution of these concepts in pre-Islamic Arabia up to the appearance of Islam is quite rich and valuable.68*

> ڈاکٹر ایزوتسو نے جس طرح ان تصورات (اللہ، انسان، مسلم امہ، جنت، دوزخ وغیرہ) کا قبل از اسلام عرب سے لیکر آغاز اسلام تک تاریخی ارتقاء بیان کیا ہے وہ بہت قابل قدر اور قیمتی ہے۔

تاریخی روایات کے مطابق کائنات کے آغاز کے متعلق جاہلی عرب نقطہ نظر کے واضح آثار نہیں ملتے۔ ڈاکٹر جواد علی لکھتے ہیں۔

> **لا نعرف رأي الجاهليين في الخلق، وفي كيفية نشوء هذا الكون؛ إذ لم تصل إلينا نصوص جاهلية في هذا المعنى. ولا بد أن يكون لهم كما كان لغيرهم رأي في الخلق وفي نشوء الكون. فموضوع نشوء الكون وظهوره، من الموضوعات التي تثيررأي كل إنسان مهما كانت ثقافته وكان تفكيره.[69]**

> تخلیق کے بارے میں اور یہ کائنات کیسے وجود میں آئی اس بارے میں ہم قبل از اسلام لوگوں کی رائے نہیں جانتے۔ اس موضوع کے بارے میں قبل از اسلام کوئی نصوص ہم تک نہیں پہنچی ہیں۔ ہر قوم کی طرح ان کی بھی تخلیق اور کائنات کے ظہور کے بارے میں ایک رائے ہونی چاہیے۔ کائنات کی تخلیق اور ظہور کا موضوع ان موضوعات میں سے ایک ہے جو ہر انسان کی سوچ اور فکر کو ابھارتا ہے، چاہے اس کا تعلق کسی بھی تہذیب ثقافت کے ساتھ ہو۔

---

[65] ibid, p 146-149
[66] Ibid , p 150
[67] Ibid , p130
[68] Izutsu, *God and man in the Quran, Review by Fazlur Rahman*, p ix.
[69] . Jawād 'Alī, *Al-Mufaṣṣal fī Tārīkh al-'Arab qabl al-Islām*, vol. 11 (Baghdad: Dār al-Sa'āda, 2000), 102.

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں میں سے وہ لوگ تھے جو یہ مانتے تھے کہ دنیا کا ایک خالق ہے جس نے کائنات اور اس میں موجود تمام اشیاء کو پیدا کیا۔ ان میں وہ بھی تھے جو ایک خدا کے وجود پر یقین رکھتے تھے، اس لیے وہ توحید پرست تھے۔ لیکن ان میں سے وہ لوگ تھے جن کا عقیدہ تھا کہ اللہ تک کسی شفاعت کے بغیر پہنچنا ممکن تھا۔ بتوں کو خدا کے قریب لانے کا ذریعہ بنتے تھے۔

﴿وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ ۚ قُلْ حَسْبِيَ ٱللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ﴾ [70]

« اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو کہہ دیں کہ خدا نے۔ کہو کہ بھلا دیکھو تو جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو۔ اگر خدا مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو کیا وہ اس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اگر مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو وہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ کہہ دو کہ مجھے خدا ہی کافی ہے۔ بھروسہ رکھنے والے اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں »

قرآن مجید کے بیان کے مطابق جاہلی نظریہ میں اللہ کے شرکاء کو خالق ماننے کا تصور بھی موجود تھا۔ ان سے سوال کیا گیا ہے کہ کیا ان شرکاء نے اللہ جیسا کچھ تخلیق کیا ہے؟

﴿ أَمْ جَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوا۟ كَخَلْقِهِۦ فَتَشَٰبَهَ ٱلْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ ٱلْوَٰحِدُ ٱلْقَهَّٰرُ﴾ [71]

« بھلا ان لوگوں نے جن کو خدا کا شریک مقرر کیا ہے۔ کیا انہوں نے خدا کی سی مخلوقات پیدا کی ہے جس کے سبب ان کو مخلوقات مشتبہ ہو گئی ہے۔ کہہ دو کہ خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ یکتا (اور) زبردست ہے »

جاہلی نظریہ جہاں بینی کے مطابق اللہ انسان کا خالق تو تھا لیکن اس کے بعد اس سے لاتعلق ہو گیا تھا۔ ازوتسو لکھتے ہیں۔

"In old Jahili system, the creative activity of Allah is both the beginning and the end of His intervention in human affairs.He does not take care of what He has brought into existence just like an irresponsible father who never cares for his children , the task is taken over by another being ,called Dahr."72

پرانے جاہلی نظام میں اللہ کا انسان کو تخلیق کرنا ہی انسانی معاملات میں اس کی مداخلت کا آغاز بھی ہے اور انجام بھی۔ کسی غیر ذمہ دار والد کی طرح جو اپنی اولاد کی بالکل پرواہ نہیں کرتا، وہ اپنے وجود میں لائے ہوئے (انسان) سے لاپرواہ ہے، اس طرح یہ کام ایک دوسرے وجود یعنی 'دہر' نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔

جاہلی ورلڈویو میں اللہ اور انسان کے ایسے تعلق کا تصور نہیں تھا بلکہ اس نظام میں انسان کو ہی مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ انسان کی ذاتی حیثیت، اسکا قبیلہ، اس کے قبیلے کا مقام و مرتبہ، قبیلے میں اس کی حیثیت یعنی جاہلی نظریہ جہاں بینی میں انسان کی مرکزی اہمیت تھی۔ انسان کے علاوہ کچھ ان دیکھی طاقتوں یا دیوی دیوتاؤں کا ذکر ملتا ہے لیکن ان کی حیثیت اس تصوراتی نظام میں انسان کے مقابل بہت کم تھی۔ یعنی انسان ان میں سے کسی کو بھی انسان کے مقابل برابر کی حیثیت حاصل نہ تھی۔ قرآن کے نظریہ جہاں بینی میں اللہ اور انسان کی مرکزی حیثیت ہے۔[73] اللہ کی تمام مخلوقات میں انسان کا درجہ سب سے اعلیٰ ہے۔ قرآن میں اللہ کے جتنے احکامات ہیں ان سب کا تعلق کس نہ کسی طرح انسان سے ہے۔ بلکہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ قرآن کا اصل مقصد انسان کی نجات ہے۔ قرآن میں یہ تصور سب تصورات پر غالب ہے اور قرآن کے نزول کا مقصد بھی انسان کی نجات ہی ہے۔ اگر انسان کی نجات کا مسئلہ نہ ہوتا تو کتاب نازل ہی نہ کی جاتی۔ لہذا 'انسان' بطور اصطلاح قرآن میں 'اللہ' کے بعد سب

---

70. Al-Zumar, 39:38.
71 Al-Ra'd, 13:16.
72 Izutsu, *God and Man in the Quran*, p137
73 Ibid, p84

سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ قرآنی ورلڈ ویو weltanschauung کے تصوراتی نظام میں 'اللہ' اور 'انسان' ایک دوسرے سے ایسے منسلک ہیں جیسے ایک دائرے کی دو اطراف ایک دوسرے سے منسلک ہوتی ہیں۔[74]

قرآنی ورلڈ ویو کے مطالعہ کے لئے ایزوتسو کے منہج پر تنقید بھی کی گئی ہے۔ کسی بھی ورلڈ ویو کے مطالعہ کے لئے لازمی ہے کہ اس کے تمام عوامل یعنی زبان، تاریخ، عقیدہ اور مذہب وغیرہ کا مطالعہ کیا جائے۔ ایزوتسو نے صرف ایک عامل یعنی زبان (عربی) کو قرآنی ورلڈ ویو کے مطالعہ کی بنیاد بنایا ہے۔ قرآن کا ایک مخصوص کائناتی تناظر ہے اور اس کا مخصوص نظریہ حیات ہے جو باقی نظریہ ہائے ورلڈ ویو سے مختلف ہے۔ مشہور مسلم فلسفی اور عالم فضل الرحمان (1919ء تا 1988ء) نے توشی ہیکو ایزوتسو کے منہج پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بطور مجموعہ قرآنی نظام کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ فضل الرحمان لکھتے ہیں۔

> *There is nothing basically vicious with the approach, the best way of understanding a system is to study that system (in the present case Quranic weltanschauung) as a whole and to pay special attention to its important concepts.75*
>
> بنیادی طور پر اس اپروچ میں کوئی برائی نہیں، لیکن کسی بھی نظام کو سمجھنے کا بہترین طریقہ اس نظام (موجودہ صورت میں قرآنی ورلڈ ویو) کا بحیثیت مجموعی مطالعہ کرنا ہے جس میں اس کے تمام تصورات پر توجہ دی جائے۔

ایزوتسو نے قرآن کا جو ورلڈ ویو بیان کیا ہے کیا یہی حقیقت میں قرآنی ورلڈ ویو ہے؟ یا انہوں نے اپنے خیالات کو پیش کرنے کے لئے جان بوجھ کر قرآنی اصطلاحات کا سہارا لیا؟

> *One can not help thinking that the author has carefully and quite subjectively tailored this " basic structure " to fit what he himself has decided to be the "key-concepts" of the Quran.76*
>
> انسان یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مصنف نے بہت احتیاط سے اور موضوعی انداز میں یہ "بنیادی ڈھانچہ" تیار کیا تا کہ قرآن کے کلیدی تصورات (جو وہ پہلے سے طے کر چکا تھا) پر اسے فٹ کیا جا سکے۔

ایزوتسو نے قرآنی ورلڈ ویو کے مطالعہ میں تاریخ کو بھی نظر انداز کیا ہے۔ 'اللہ'، 'کائنات' اور 'انسان' کے تصورات کو بیان کرتے ہوئے مکہ کے شہری معاشرے کے تصورات اور دیہی بدوی عرب معاشرے کے فرق کو بھی ملحوظ نہیں رکھا گیا۔[77]

نتائج تحقیق

مندرجہ بالا تحقیق سے متعلقہ اہم نکات ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

* ہر انسان یا معاشرہ کا ورلڈ ویو مختلف ہوتا ہے۔
* انسان یا اجتماعیت کے تمام اعمال اور نظریات کی بنیاد اس کے ورلڈ ویو پر ہوتی ہے۔
* "زبان" فرد یا قوم کے نظریہ جہاں بینی کا اہم عامل ہے۔
* توشی ہیکو ایزوتسو نے قرآنی الفاظ اور اصطلاحات کے ذریعے اس کے کائناتی تناظر یا ورلڈ ویو کا مطالعہ کیا ہے۔
* قرآن کی مرکزی اصطلاح اور کلیدی اصطلاحات کے مطالعہ سے اس میں 'خدا'، 'انسان'، 'کائنات'، اور 'دنیا و آخرت' کے تصورات کو سمجھا جا سکتا ہے۔
* قرآن کے کائناتی تناظر کے مطالعہ میں یہ منہج اس لحاظ سے قابل ستائش ہے کہ اس سے جاہلی عربی ورلڈ ویو اور قرآنی تصورات کا فرق واضح ہوتا ہے۔

---

[74] Ibid, p82,83
[75] *Islamic Studies*, Vol.5, No.2.June 1966,"God and man in the Quran", Book Review by Fazlur Rahman, p 222.
[76] Izutsu, *God and man in the Quran, Review by Fazlur Rahman, p ix.*
[77] Ibid, p x

* قرآنی اصطلاحات کے تجزیہ سے قرآنی ورلڈ ویو کا مطالعہ یک جہتی مطالعہ ہے۔اس میں ورلڈ ویو کے باقی عوامل مثلاً تاریخ، مذہب، عقیدہ وغیرہ کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Al-Ālūsī, Muḥammad ibn ʻAbd Allāh al-Ḥusaynī. *Rūḥ al-Maʻānī fī Tafsīr al-Qur'ān*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1415 AH/1994.
* Al-Burhāri, Muḥammad Ḥasan ibn ʻAlī ibn Khalaf. *Sharḥ al-Sunna*. Beirut: Jāmiʻ al-Kutub al-Islāmiyya, 2000.
* ʻAlavī, Ghulām Murtaḍā. *Islām kay Bunyādī ʻAqā'id*. Lahore: Taḥrīk Minhāj al-Qur'ān, 2017.
* Amīr ʻAlī, Sayyid. *Tafsīr Mawāhib al-Raḥmān*. Lucknow: Maṭbaʻ Munshī Nawal Kishore, 1946.
* Anīs, Ibrāhīm. *Al-Muʻjam al-Wasīṭ*. Cairo: Majmaʻ al-Lugha al-ʻArabiyya, 2003.
* Fīrūzābādī, Majd al-Dīn Muḥammad ibn Yaʻqūb. *Al-Qāmūs al-Muḥīṭ*. Beirut: Mu'assasat al-Risāla li al-Ṭibāʻa wa al-Nashr wa al-Tawzīʻ, 1428 AH/2007.
* Muslim ibn Ḥajjāj, Abū al-Ḥusayn al-Qushayrī an-Naysābūrī. *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ*. Riyadh: Maktaba Dār al-Salām, 1999.
* Al-Zarkashī, Abū ʻAbd Allāh Badr al-Dīn. *Al-Burhān fī ʻUlūm al-Qur'ān*. Cairo: Iḥyā' al-Kutub al-ʻArabiyya, 1376 AH/1957.
* Al-Zarqānī, Imām ʻAbd al-ʻAẓīm. *Manāhil al-ʻIrfān*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 2000 CE.